Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

ناولٹ

پتھر کا دیس

مدیحہ شاہد

وہ ایک شاپنگ مال کے پارکنگ ایریا میں اپنی سفید مہران کے قریب کھڑا گاڑی لاک کررہا تھا۔ ایک ہاتھ سے گاڑی کے دروازے کے کی ہول میں چابی گھمارہا تھا۔ دوسرے ہاتھ میں سن گلاسز تھے...... جنہیں اس نے بڑی بے پروائی سے پہنا...... گاڑی لاک کر کے وہ مڑا اور کی چین جینز کی دائیں جیب میں اڑس لی۔ وہ اینٹرنس کی جانب چلتے ہوئے دفعتاً رک گیا۔

بلو جینز اور بلیک شرٹ میں ملبوس، چھ فٹ سے

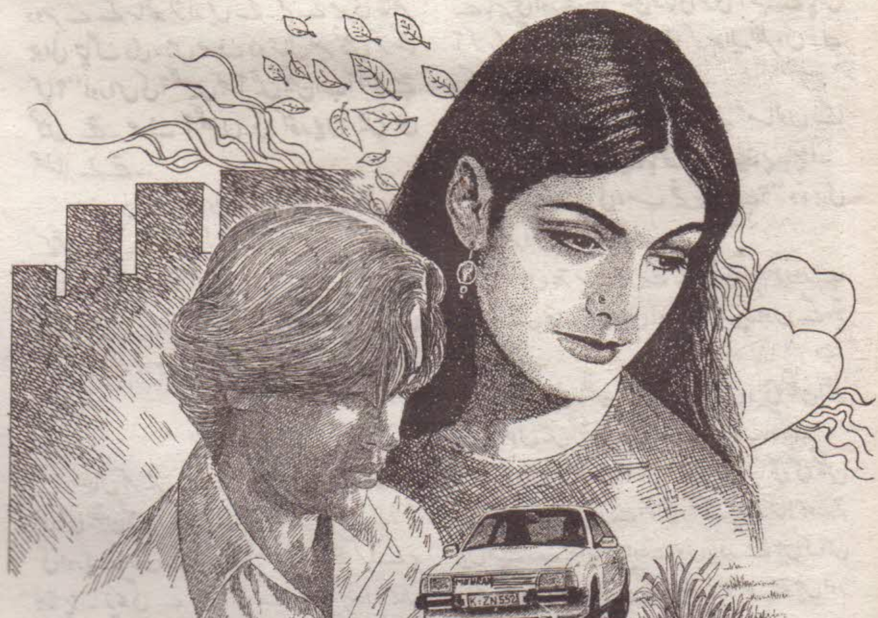

نکلتا قد، چمکدار اور روشن آنکھیں اور انداز میں بے نیازی...... بلاشبہ وہ اس وقت پارکنگ میں موجود تمام لوگوں میں ممتاز لگ رہا تھا۔

اس نے سامنے کی طرف دیکھا جہاں ایک لڑکی حواس باختگی کے عالم میں اسے وہیں رکنے کا اشارہ کررہی تھی۔ وہ حیران ہوا کہ بھلا یہ کون اجنبی لڑکی تھی اس نے رخ موڑ کر اپنی گاڑی کی طرف دیکھا کہ کہیں اس سے پارکنگ میں تو کوئی غلطی نہیں ہوگئی مگر گاڑی تو بالکل ٹھیک پارک ہوئی تھی۔

لڑکی کے ایک ہاتھ میں شاپنگ بیگ تھا، دوسرے ہاتھ سے اپنے بال پیچھے کرتی وہ تیزی سے قدم اٹھاتی اس کے قریب آرہی تھی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرانی تھی اور پریشانی بھی......لڑکی کی نظریں کبھی اس کی طرف تو کبھی اس کی گاڑی کی طرف اٹھتیں......وہ اسے دیکھ کر بری طرح ٹھٹک گیا۔ ایک حواس باختہ، اجنبی، حیران پریشان سی لڑکی...... وہ بری طرح چونک ہی تو گیا تھا۔

''جی محترمہ! آپ نے مجھے رکنے کا اشارہ کیا؟'' لڑکی کے قریب آنے پر اس نے شائستگی سے پوچھا۔

''یہ...... یہ گاڑی......؟'' حواس باختہ لڑکی کے منہ سے الفاظ ٹوٹ، ٹوٹ کر نکلے......اس کے چہرے پر گزرے زمانوں جیسی تھکن تھی۔ اس نے چہرہ موڑ کر گاڑی کی سمت دیکھا۔

''میری گاڑی ہے۔'' شہرام نے جیسے لڑکی کو یقین دلایا۔

''آپ کی گاڑی ہے یہ؟'' انگلی سے گاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لڑکی نے بے یقینی سے کہا اس کی آنکھیں گہری ہوتی شام جیسی اداس تھیں۔

شہرام کو محسوس ہوا جیسے وہ لڑکی کسی ذہنی دباؤ کا شکار ہے اس نے بغور اس لڑکی کو دیکھا...... حلیے سے تو وہ خاصی معقول لڑکی لگتی تھی اور خاصی خوب صورت بھی تھی۔ اس نے سرخ اور فیروزی امتزاج کا کرتہ اور چوڑی دار پاجامہ پہنا ہوا تھا۔ چنری کا دوپٹا اس کے لباس کو مزید نکھار رہا تھا۔ سیدھے سیاہ بال کمر تک آرہے تھے۔ چہرے پر کوئی میک اپ نہیں تھا اور اسے میک اپ کی ضرورت بھی نہیں تھی۔

''محترمہ! لگتا ہے کہ آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔'' شہرام نے گلا کھنکھار کر قدرے سنجیدگی سے کہا۔

''نہیں...... مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی۔ یہ آپ کی گاڑی نہیں ہوسکتی۔'' لڑکی نے غائب دماغی کے عالم میں گاڑی کا نمبر دُہرایا۔ شہرام بھونچکا رہ گیا۔ اسے اس اجنبی لڑکی پر شدید غصہ آیا۔ یہ شاید شہرام سے فری ہونے کا کوئی بہانہ تھا۔ اسے ایسے بہت سے تجربات ہوچکے تھے۔ لڑکیاں اس سے فرینک ہونے کے عجیب و غریب بہانے بنایا کرتی تھیں۔ وہ ایسی ہی دلکش شخصیت کا مالک تھا۔

''محترمہ! میرے پاس آپ کی ان بے سروپا باتوں کا کوئی جواب نہیں ہے...... اب میں چلتا ہوں، مجھے دیر ہورہی ہے۔'' وہ کلائی پر بندھی گھڑی دیکھ کر بیزاری سے بولا۔ وہ ان لڑکوں میں سے نہیں تھا جو لڑکیوں کا بلاوجہ فری ہونا پسند کرتے ہیں۔

''نہیں...... پلیز رکیے، میری بات تو سنیں۔'' وہ یک دم شہرام کے سامنے آگئی۔ اس کی آنکھوں میں شدید اضطراب تھا...... چہرے پر ریت اڑتے صحراؤں جیسی ویرانی تھی...... اس کی پلکیں اوس میں بھیگی کلیوں کی طرح نم ہوگئی تھیں۔

''محترمہ آپ کون ہیں، میں آپ کو بالکل نہیں جانتا ہوں...... میں سمجھ نہیں پارہا کہ آپ کی ان باتوں کا کیا مقصد ہے...... یہ گاڑی میری نہیں تو کیا آپ کی ہے؟'' شہرام کے لہجے کی شائستگی یک دم غائب ہوگئی...... وہ قدرے ترشی سے بولا۔

''جی...... یہ گاڑی میری تھی۔'' لڑکی نے اپنے آنسو پونچھے...... ٹوٹے آئینوں جیسا کرچی، کرچی لہجہ شہرام کو بری طرح چونکا گیا۔

وہ عجیب صورتِ حال سے دوچار تھا۔ اس جمِ غفیر والے شاپنگ مال کے باہر ایک حسین لڑکی اس کے

چھڑاتے ہوئے کہا۔
''جی ٹھیک ہے...... آپ کا بہت شکریہ...... میں کن الفاظ میں آپ کا شکریہ ادا کروں۔'' وہ بے انتہا ممنون نظر آنے لگی۔
شہرام نے دل میں سوچا کہ پتا نہیں کس چیز کا شکریہ ادا کر رہی ہے۔ کوئی عجیب ہی لڑکی ہے، وہ موقع غنیمت جان کر فوراً مال کے انٹرنس کی طرف چلا گیا۔ جہاں کافی رش تھا۔ سیل کا سیزن تھا۔ وہ خواتین اور بچوں کو راستہ دیتا سائڈ پر ہوگیا۔ دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے اس نے یونہی سڑک کی طرف دیکھا۔ سڑک کے کنارے وہ اجنبی لڑکی ایک رکشے میں بیٹھ رہی تھی۔ شہرام اندر جانا بھول گیا۔ اسے کھڑے، کھڑے چودہ لاکھ کی آفر کرنے والی لڑکی ایک معمولی سے رکشے میں بیٹھ کر جا رہی تھی۔ اس کی آنکھیں حیرت سے سڑک پر جمی رہ گئیں۔ رکشا سڑک پر تیزی سے دوڑنے لگا۔ شہرام نہ چاہتے ہوئے بھی اس اجنبی لڑکی کے بارے میں سوچے جا رہا تھا۔ لڑکی تھی یا کوئی پہیلی، وہ حیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھا۔ واقعی زندگی میں کچھ اتفاقات بہت عجیب ہوتے ہیں۔ ناقابلِ یقین، ناقابلِ فہم......

☆☆☆

شہرام اور احمر لان میں بنفشی پھولوں کی کیاری کے پاس بیٹھے تھے۔ دونوں کی کرسیوں کے درمیان چھوٹی سی میز دھری تھی جس پر کافی کے دو مگ اور فرنچ فرائز سے بھری پلیٹ رکھی تھی۔
''یہ اچانک تم نے میرے گھر پر کیسے چھاپا مارا؟'' احمر نے چپس کھاتے ہوئے مسکراتے ہوئے پوچھا۔
''یہ گاڑی تم نے کس سے خریدی تھی؟ کب لی تھی؟ کن لوگوں سے لی؟''
''کون سی بھئی......؟'' احمر نے عجیب طرح سے پوچھا۔
''یہی سفید مہران...... جو میں نے تم سے خریدی تھی؟'' شہرام نے کافی پیتے ہوئے کہا۔ احمر کا پلیٹ میں سے چپس اٹھاتا ہاتھ رک گیا۔ اسے اس سوال کی قطعاً توقع نہیں تھی۔ نہ جانے کیوں وہ کنفیوز سا نظر آنے لگا۔
''کیوں؟'' احمر محتاط ہوا۔ اس نے پُراسرار نظروں سے شہرام کو دیکھا۔ شہرام نے سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں احمر کی آنکھوں کی پُراسراریت پڑھ لی تھی۔
''میں یونہی پوچھ رہا ہوں، آج مال میں ایک اجنبی لڑکی ملی تھی۔ میری گاڑی کو دیکھ کر چونک گئی، کہنے لگی کہ یہ اصل میں اس کی گاڑی ہے۔ میں نے بہ مشکل سمجھایا کہ محترمہ آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے مگر محترمہ کی سمجھ میں میری بات نہیں آئی۔'' احمر بری طرح چونکا تھا اس کے پورے وجود میں اضطراب پھیل گیا۔
''کون؟ کون لڑکی تھی؟ کیا نام تھا؟'' اس نے بوکھلا کر بڑی بے چینی سے پوچھا۔ شہرام کو اس کی بے چینی اور چونکنے پر حیرت ہوئی۔ اسے لگا کہیں نہ کہیں تو گڑبڑ ضرور تھی۔
''نام کا تو مجھے پتا نہیں...... وہ لڑکی سرِراہ ملی تھی۔ نہ میں نے اس کا نام پوچھا اور نہ اس نے میرا...... مگر تم نے یہ گاڑی لی کس سے......؟ مجھے تو یہ بتاؤ۔'' شہرام نے احمر کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔ احمر نے نظریں چرالیں، وہ اب کونے میں لگے منی پلانٹ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ شہرام نے اس کا اضطراب محسوس کرلیا۔
''آں...... مجھے نام یاد نہیں...... پتا نہیں کیا بھلا سا نام تھا...... تمہیں تو پتا ہے کہ میرا اشوروم ہے اور لوگ سیکنڈ ہینڈ گاڑیاں بیچتے اور خریدتے رہتے ہیں......'' احمر نے لولا لنگڑا سا بہانہ بنایا۔
''تو پتا کر کے بتا دینا۔ اس شخص کا نام آسانی سے پتا کیا جا سکتا ہے۔'' شہرام نے اصرار کیا۔
''ہاں میں...... ضرور معلوم کر کے تمہیں بتا دوں گا۔'' احمر کو یہ وعدہ کرنا ہی پڑا۔ شہرام کافی کا مگ ہاتھوں میں تھامے کافی پی رہا تھا۔ احمر نے کافی کے مگ کو ہاتھ لگایا اور نہ دوبارہ فرائز کی پلیٹ کو...... اس کے چہرے پر گہری سوچ تھی۔
''ویسے تو مجھے تو بہت عجیب لگا جب اس...... لڑکی

نے مجھے راستے میں روک لیا اور گاڑی کی انکوائری کرنے لگی۔'' شہرام نے کافی پیتے ہوئے احمر کو بغور دیکھا۔

''ہاں...... ویسے بہت عجیب سی بات ہے۔'' احمر نے اس کی طرف نہیں دیکھا...... وہ منی پلانٹ کے سبز پتوں کو دیکھ رہا تھا۔

''نہ جانے کون لڑکی تھی!'' شہرام زیرِلب بولا۔

''پتا نہیں...... کون ہوسکتی ہے۔'' احمر کے لہجے میں جلتی بجھتی پہیلیاں جھلک رہی تھیں۔ اس کے چہرے پر اک پُراسراری تحریر تھی۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس تحریر کو شہرام نے پڑھ لیا ہے۔

☆☆☆

تیمور آفندی جب سے کلب سے آیا تھا مسلسل علیزہ منصور کے بارے میں سوچے جارہا تھا...... وہ علیزہ منصور کو اتنے برسوں کے بعد دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔ وہ تو بالکل ہی بدل گئی تھی۔ وہ تو علیزہ منصور کو کبھی نہ پہچان پاتا اگر اس کا دوست آصف اس سے علیزہ کا تعارف نہ کرواتا...... علیزہ منصور اس کی اسکول فیلو تھی۔

یہ بارہ سال پہلے کی بات ہے اور بارہ سال انسان کو بدلنے کے لیے بہت ہوتے ہیں۔ اسے بارہ سال پہلے کا وقت یاد آیا۔ وہ بیٹھے، بیٹھے اپنے اسکول کے زمانے میں پہنچ گیا۔ جب صرف اس نے ہی نہیں بلکہ کبھی کسی نے بھی علیزہ منصور کو اہمیت نہیں دی تھی۔

علیزہ کلاس کی ایک ایوریج اسٹوڈنٹ تھی، وہ کلاس کے ان بچوں میں سے تھی جو ہر وقت ٹیچر کی ڈانٹ کھاتے رہتے ہیں اور پھر دیکھنے میں بھی وہ بس ایویں سی تھی۔ تیل لگے بالوں کی کس کر چوٹی باندھے رکھتی۔ اس کے چہرے پر بالوں کا ہلکا، ہلکا رواں بھی تھا جو اسے بدصورت بنائے رکھتا۔ حالانکہ اس کے چہرے کے خدوخال اچھے تھے مگر چہرے پر بالوں کا ہلکا رواں اور موٹی آئی بروز دیکھنے والے پر برا اثر ڈالتے۔ نہ تو وہ بہت زیادہ لائق تھی اور نہ ہی خوب صورت...... اس لیے کلاس کا کوئی بھی لڑکا اسے قابلِ توجہ نہ سمجھتا۔ کلاس میں اس سے بہت خوب صورت، لائق فائق اور قابل لڑکیاں تھیں جن کی موجودگی میں علیزہ منصور جیسی معمولی لڑکی کو بھلا کون پوچھتا...... اور وہ بڑی روتو ٹائپ لڑکی تھی۔ ذرا ذرا سی بات پر رونے لگ جاتی۔ لوگ اس کا مذاق اڑایا کرتے...... یہ وہ وقت تھا جب موبائل اور کیبل نئے، نئے روشناس ہوئے تھے۔ زمانہ بدل رہا تھا۔ میٹرک میں لڑکوں اور لڑکیوں کے سیکرٹ افیئرز بھی چلنے لگے تھے...... تیمور کا افیئر کلاس کی سب سے لائق اور خوب صورت لڑکی حمنیٰ کے ساتھ تھا۔ ایسے میں اسے علیزہ منصور جیسی لڑکی کہاں یاد رہتی۔ یہ تو وہ آج کلب میں ایک لڑکی سے بری طرح متاثر ہوگیا......

جینز اور ٹاپ پہنے، لمبے بالوں والی حسین اور اسٹائلش سی لڑکی نے اسے متجسس کردیا تھا۔ ہائی ہیل کی سینڈل پہنے وہ بے نیازی سے اپنی سہیلیوں کے ساتھ چلتی جارہی تھی۔ تیمور اس کے پیچھے کیفے ٹیریا تک گیا اور اس کے سامنے والی ٹیبل پر بیٹھ گیا۔ علیزہ نے ایک بار بھی تیمور کی سمت نہیں دیکھا۔ تیمور کو یہ بے نیازی بہت کھلی۔ بھلا یہ کیسے ممکن تھا کہ کوئی لڑکی تیمور جیسے وجیہہ اور شاندار بندے کو نظر انداز کردے اور ایسا تو کبھی ہوا ہی نہیں تھا۔ تیمور نے بار، بار اسے دیکھا۔ ہلکے مہارت سے کیے گئے میک اپ نے اس کا حسن دوآتشہ کردیا تھا۔ اس کا بے حد متناسب سراپا کسی کی بھی توجہ یونہی کھینچ سکتا تھا۔ تیمور اسے دیکھ کر مسمرائز ہوگیا اور وہیں اس کے اسکول کا پرانا دوست آصف بھی آگیا۔ اسی نے بتایا کہ یہ سامنے بیٹھی لڑکی ان کی اسکول کلاس فیلو علیزہ منصور ہے۔ تیمور حیران رہ گیا۔ وہ علیزہ منصور جسے کبھی کسی نے کسی قابل ہی نہیں جانا تھا وہ علیزہ آج کس قدر خوب صورت دوشیزہ کے روپ میں تھی...... اس کے چہرے سے بالوں کا رواں غائب ہوچکا تھا۔ موٹی، موٹی آئی بروز اب نہایت خوب صورت تراش کے ساتھ بھلی لگ رہی تھیں۔ بالوں کی کس کر بنائی گئی چوٹی کی جگہ لمبے سیاہ چمکدار بال تھے...... بارہ سال بہت ہوتے ہیں...... انسان بدل جایا کرتے ہیں۔ اور بارہ سالوں نے علیزہ منصور کو بھی بدل دیا تھا۔